رمضان المبارک کے ذریعہ انسان غیر متناہی روحانی اور جسمانی دینی ترقیات حاصل کر سکتا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴؍نومبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ اگر ہم خلوص نیت سے رمضان میں عبادات بجا لائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت، بینات اور نور عطا فرمائے گا۔

☆ قرآن کریم مزید روحانی ترقی کا شوق پیدا کرتا ہے اور روحانی ترقی کے سامان بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔

☆ اگر تم برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہو تو رمضان کی عبادتوں سے پورا پورا فائدہ اُٹھاؤ۔

☆ اگر تم ہدایت پانے کے بعد خدا تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا اعلان کرو گے تب تم شکر کرنے کے قابل ہو گے۔

☆ رمضان کے مہینے میں غیر متناہی روحانی، جسمانی، دینی اور دُنیوی ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (سورۃ البقرۃ:۱۸۶)

اس کے بعد فرمایا:۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے یہ هُدًى ہے یعنی احکام شریعت پر مشتمل نازل کی گئی ہے ھدایت کے معنی اس آسمانی شریعت کے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی محبوب نبی اور رسول کے ذریعہ دنیا میں نازل کرتا ہے تا کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق اس کی طرف رجوع کر سکیں اور اس کے انعامات کو حاصل کر سکیں اور اس کا قرب پاسکیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بیان فرمایا ہے یہ ایک ایسی شریعت آسمانی ہے کہ لِلنَّاسِ جس کا تعلق کسی ایک قوم یا کسی ایک ملک یا کسی ایک زمانہ کے ساتھ نہیں ہر زمان و مکان میں بسنے والے انسانوں سے اس کا تعلق ہے یہ ان کے لئے ایک کامل اور مکمل شریعت ہے اور ھدایت کے دوسرے معانی کی رو سے اللہ تعالیٰ یہاں یہ بھی بیان فرماتا ہے کہ یہ ایک ایسی شریعت ہے کہ جو شخص ابتدا میں بعض باتوں کو سمجھتے ہوئے اس پر ایمان لاتا ہے اور اپنی سمجھ کے مطابق اس پر عمل کرتا ہے یہ کتاب اس کے دل پر مزید روحانی ترقی کا شوق پیدا کرتی ہے اور مزید روحانی ترقی کی تڑپ کو پورا کرنے کے سامان بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت ایسے انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اس کی روحانی راہ نمائی کرتے ہوئے بلند

سے بلند مقام تک اسے پہنچاتا چلا جاتا ہے اور ایسے انسان کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجام بخیر ہو جاتا ہے اور وہ اس کی رضا کی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ یہ صرف هُدًى لِّلنَّاسِ ہی نہیں بلکہ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى بھی ہے۔

واضح دلائل اور حکمتیں بتا کر اپنی شریعت (اپنے احکام کو) منوانے والی کتاب ہے دنیا میں بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو دین العجائز کو اختیار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ وافر پاتے ہیں لیکن بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور فراست دی ہوتی ہے فکر اور تدبر کے وہ عادی ہوتے ہیں اگر ان لوگوں کی تسلی کا سامان بھی اس کتاب میں نہ ہوتا۔ تو وہ ٹھوکر کھا جاتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ایسے ذہنوں کی ترقی کا سامان بھی اس میں کر دیا ہے یہ کتاب حکمت اور دلائل کے ساتھ اپنے احکام کو منواتی ہے اور یہ کتاب ایسی ہے جو فرقان ہے یعنی حق اور باطل میں تمیز کرنے والی ہے (جہاں تک اعتقادات کا سوال ہے) اور عمل صالح اور ایسے عمل کے مابین جو فساد سے پُر ہو امتیاز کرنے والی ہے۔ اس کی تعلیم ہمیں بتا دیتی ہے کہ یہ اعمال ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کو محبوب ہیں اور یہ ایسے ہیں جن میں فساد پایا جاتا ہے اور فساد کو پسند کرنے والا اور فساد سے پیار کرنے والا شیطان ہی انہیں پسند کر سکتا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس قسم کے فساد والے اعمال سے تمہیں پرہیز کرنا ہوگا یہ کتاب عمل صالح اور عمل غیر صالح (جسے عربی زبان میں طالح بھی کہا جاتا ہے) کے درمیان فرق کر کے دکھا دیتی ہے۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس قدر عظیم کتاب کو ہم نے رمضان کے مہینے میں نازل کرنا شروع کیا تھا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ اور اسے (سارے کے سارے کو) اپنے اپنے وقت پر رمضان کے مہینے میں نازل کرتے رہے ہیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام نزول فرماتے اور میرے ساتھ قرآن کریم کا دور کیا کرتے۔ اس رمضان میں جتنا حصہ قرآن کریم کا نازل ہو چکا ہوتا اس کا دور نزول کے ذریعے جبرائیل علیہ السلام حضرت نبی اکرم ﷺ سے کرتے ایک دفعہ پھر دوسری دفعہ پھر تیسری دفعہ نزول ہوتا رہتا تھا اور آخری سال نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے میرے ساتھ دو دفعہ قرآن کریم کا دور کیا ہے۔

غرض اتنی عظیم کتاب کا اس مہینے میں بار بار نزول ہونا اور پھر اسی مہینہ میں نزول ہونا بتا تا ہے کہ یہ ماہ بھی بہت سی برکتیں اپنے اندر رکھتا ہے پس فرمایا کہ یہ مہینہ وہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم کے احکام بھی پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ اس کا قرآن کریم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے اور جو قرآنی برکتیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کی ہیں جن کا اختصار کے ساتھ ابھی میں نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم ان برکتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو رمضان کی عبادتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ۔

رمضان میں انسان رمضان کی عبادات یعنی روزہ وہ نوافل جو کثرت سے پڑھے جاتے ہیں اور وہ دینی مشاغل جن میں انسان مصروف رہتا ہے مثلاً سخاوت ہے کمزور بھائیوں کا خیال رکھنا ہے نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں اس طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ غرض وہ تمام عبادات جن کا تعلق رمضان سے ہے اگر تم بجالاؤ گے تو تین باتیں تمہیں حاصل ہو جائیں گی تین برکتوں کے تم وارث ہو گے اور وہ تین برکتیں یہ ہیں کہ تمہیں ہدایت ملے گی۔ ہدایت تمہارے دلوں میں بشاشت پیدا کرے گی اور یہ شوق پیدا کرے گی کہ ہدایت کے اس مقام پر ٹھہرنا تو ٹھیک نہیں جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ استعداد دی ہے کہ ہم ہدایت کی سیڑھیوں پر درجہ بدرجہ بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں تو پھر ہمیں آگے چلنا چاہئے اور مزید رفعتوں کو حاصل کرنا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے احکام اور اس شریعت کی برکت اور اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں تم اپنی ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔ رمضان میں یہ دروازے زیادہ فراخی کے ساتھ تمہارے اوپر کھولے جائیں گے پھر تم میں سے جو زیادہ سمجھ دار اور فراست رکھتے ہیں اور ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے مانا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے کامل اور مکمل شریعت ہے اور ہم آنکھیں بند کر کے بھی اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اے خدا جب تو نے ہمیں عقل اور فراست اور فکر اور تدبر کا مادہ عطا کیا ہے تو ہماری ان قوتوں اور استعدادوں کو بھی تو تسلی دے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر بھی رمضان کے مہینہ میں بَيِّنٰتٌ حکمتیں جو قرآن کریم کے احکام کی ہیں۔ وہ بھی کھولتا ہے علم قرآن اس رنگ میں بھی عطا کیا جاتا ہے اور رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر عطا کیا جاتا ہے۔

پھر چونکہ یہ فرقان ہے ایسے شخص کو جو خلوص نیت کے ساتھ رمضان کی عبادات بجالاتا ہے اور اس کی

عبادات مقبول ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرقان عطا کرتا ہے فرقان کا لفظ جب ہم انسان کے متعلق استعمال کرتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک نور عطا کرتا ہے اور اس نور کے استعمال کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ نور اسے قرب الٰہی کی طرف لے جاتا ہے کیونکہ نور ہی نور کی طرف جا سکتا ہے۔ اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ زمینوں اور آسمانوں کا نور اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو رمضان کے مہینہ میں بہتر نور اور کثرت سے نور عطا کرتا ہے اور قرب کی راہیں اس پر کھولتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اتنی برکتوں والا مہینہ ہے جو تمہاری روحانی اور جسمانی ترقیات کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے اس لئے ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ

فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ

جسے اللہ تعالیٰ زندگی اور صحت میں رمضان دکھائے اس کا فرض ہے کہ وہ رمضان سے فائدہ اُٹھائے اس لئے جو شخص بھی رمضان میں زندہ ہو اور صحت مند ہو وہ رمضان کے روزے رکھے اور دیگر عبادات بجا لائے کیونکہ رمضان کی عبادت محض یہ نہیں کہ انسان بھوکا رہے بھوکا رہنے سے خدا کو یا خدا کے بندوں کیا فائدہ، اگر یہ شخص اس بھوکا رہنے کی حکمت کو نہیں سمجھتا اور اس کے لوازم کو ادا نہیں کرتا۔

رمضان کے مہینہ میں ہم خاص طور پر قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور نوافل کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص صحت میں رمضان کا مہینہ پائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے روزے بھی رکھے۔ نوافل بھی ادا کرے غرباء کا خیال بھی رکھے خدا تعالیٰ کی راہ میں سخاوت کا مظاہرہ بھی کرے اپنے بھائیوں کی غم خواری اور ان سے ہمدردی بھی کرے تمام بنی نوع انسان سے محبت کا سلوک کرے اور اپنی زبان کو اور دوسرے جوارح کو ان اعمال سے بچائے رکھے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کثرتِ تلاوت اور کثرتِ نوافل اور روزے رکھنے کے نتیجہ میں ہدایت کے، بَيِّنَاتٌ کے اور نُوۡرٌ مِنَ اللّٰهِ کے سامان پیدا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ یہاں بیان فرماتا ہے کہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ کسی اور وقت رمضان کے روزوں کی

گنتی کو پورا کرے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ اس طرح میں اپنے بندوں کے لئے سہولت کے سامان پیدا کروں مومن وہی ہوتا ہے جو اپنے ارادہ اور خواہش کو چھوڑ دیتا ہے اور خدا کے ارادہ کو قبول کرتا ہے پس یہ مومن کی علامت ہے کہ وہ سفر میں اور بیماری میں اپنی شدید خواہش کے باوجود اپنی اس تڑپ کے باوجود کہ کاش میں بیمار نہ ہوتا یا سفر میں نہ ہوتا روزہ نہیں رکھتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نیکی اس بات میں نہیں کہ میں بھوکا رہوں بلکہ نیکی یہ ہے کہ میں اپنے ارادہ کو خدا تعالیٰ کے ارادہ کے لئے چھوڑ دوں۔ یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ میں ایک تو اس ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے دوسرے اس ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ میں نے رمضان کی عبادتیں تم پر اس لئے واجب کی ہیں اور قرآن کریم کی شریعت تم پر اس لئے نازل کی ہے کہ تم پر میرے قرب کی وہ راہیں کھلیں جو تمہاری روحانی خوشحالی کا باعث ہوں اور جو مشکلات تمہاری روحانی تشنگی کے نتیجہ میں پیدا ہوسکتی ہیں ان سے تم محفوظ ہو جاؤ۔ پس تمہیں اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ اس کے کئی معانی ہوسکتے ہیں لیکن ایک معنی یہ بھی ہیں کہ تا تمہاری زندگی کے یہ چند روز جو تم اس دنیا میں گذارتے ہو اپنے کمال کو پہنچ جائیں کمال کے معنی عربی میں یہ ہوتے ہیں کہ جس غرض کے لئے کوئی چیز پیدا کی گئی ہے وہ غرض پوری ہو جائے اور انسان کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سارا انتظام میں نے اس لئے کیا ہے کہ تا تم اس غرض کو پورا کرلو اور اپنے اس مقصد کو حاصل کرلو جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے اور جو مقصد تمہارے سامنے رکھا گیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اگر تم واقعہ میں خلوص نیت سے یہ عبادتیں بجالاؤ گے تو میری طرف سے ہدایت اور بینات اور نور کو حاصل کرلو گے لیکن شیطان خاموش نہیں رہے گا وہ کوشش کرے گا کہ تمہیں اس مقام سے گرا دے۔ پس اپنی ہدایت کو قائم رکھنے کے لئے اور ان نعماء کو زوال سے بچانے کے لئے جو اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں تمہیں عطا کرے ایک گُر ہم بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمۡ کہ ہدایت اور روشنی اور حکمت سیکھنے کے بعد تمہارے دل میں کبر نہیں پیدا ہونا چاہئے۔ تمہیں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ تم نے اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں اس مقام کو حاصل کیا ہے بلکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تم پر نازل ہو تُکَبِّرُوا اللّٰہَ تم اللہ

تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی عظمت کو بیان کرو اور اپنے نفس کو بھول جاؤ اس طرح وہ نعمتیں جو تمہیں عطا کی جائیں گی انجام تک تمہارے ساتھ رہیں رہیں گی تمہارا انجام بخیر ہوگا اور یہ طریق ہے شکر ادا کرنے کا۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اس کے بغیر تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل سے کوئی ہدایت یا بینہ یا کوئی نور عطا کرتا ہے اور تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں تمہیں ملا ہے تو تم شکر کس کا ادا کرو گے تم اپنے نفس کا ہی شکر ادا کرو گے نا لیکن اگر تم اس یقین پر قائم ہو کہ جو ہدایت بھی ہمیں ملتی ہے صراط مستقیم کی شناخت کے رنگ میں یا حکمتوں کے نزول کے رنگ میں یا اُس نور کے رنگ میں جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور انسان کے دل کو منور کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو کھولتا ہے یہ سب کچھ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہے اور اس سے اس کی عظمت اور اس کی کبریائی ثابت ہوتی ہے پس اگر تم ہدایت پانے کے بعد خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی کا اعلان کرو گے اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی کو اپنے دلوں میں محسوس کرو گے اور اپنے نفس کو اس کی راہ میں مٹا دو گے تب تم شکر کرنے کے قابل ہو گے ورنہ تم شکر کے قابل نہیں ہو گے تمہارا شکر زبانوں پر تو ہوگا لیکن تمہارے دل اور تمہارے اعمال اور تمہاری روح اور تمہارے جوارح خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر رہے ہوں گے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا چاہتے ہو تو جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کوئی نعمت ملے تُكَبِّرُوا اللّٰهَ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کا اعلان کرو اور اپنے دل اور سینہ میں اس عظمت کے احساس کو زندہ اور اجاگر اور شدت کے ساتھ قائم کرو اور تم شکر گزار بندے بن جاؤ اور جب تم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن جاؤ گے تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہ تمہیں مزید نعمتیں عطا کرے گا مزید ترقیات کے دروازے تم پر کھولے گا مزید حکمتیں اور علوم قرآنی تمہیں عطا کرے گا اور تمہارے نور میں اور زیادہ نورانیت پیدا کرے گا اور پھر ایک حسین اور مفید چکر اور دائرہ قائم ہو جائے گا۔ تم خدا تعالیٰ سے نعماء حاصل کرتے رہو گے اور اپنی ہدایت اور اپنی فراست اور اپنی روحانیت کے نتیجہ میں ہر موقع پر اپنے نفس کو قربان کر کے اللہ ہی کی عظمت اور کبریائی کا اعلان کرو گے اور اس طرح اس کا شکر ادا کرو گے تو پھر وہ اور نعمتیں تمہیں دے گا پھر تم اور شکر ادا کرو گے تو وہ اور نعمتیں تمہیں عطا کرے گا۔ غرض رمضان کے مہینہ میں ایک ایسا دائرہ شروع ہو جاتا ہے جو غیر متناہی روحانی اور

جسمانی، دینی اور دنیوی ترقیات کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے اور انسان کسی مقام پر ٹھہرتا نہیں اور انسان کا دشمن شیطان جو کبھی نفس امارہ کی سرنگ سے اور کبھی بیرونی حملوں کے ذریعہ انسان کو خدا سے دور کرنا چاہتا ہے وہ اپنے تمام حملوں میں ناکام ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ہی شیطانی حملوں سے بچائے رکھے اور محفوظ رکھے۔

(مطبوعہ الفضل مورخہ ۲؍دسمبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۲ تا ۴)

☆......☆......☆